Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۹ صفر ۱۳۹۴ھ ۱۴ امان ۱۳۵۳ھش ۱۴ مارچ ۱۹۷۴ء	نمبر ۵۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی لاہور میں اہم دینی مصروفیات

خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ اور جماعت کو پہلے سے زیادہ حمد و ثنا کرنے کی نصیحت

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں اس وقت تک پانچ کروڑ روپے سے زائد کے وعدے ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ

(مرتبہ یوسف سلیم شاہد ایم۔اے)

لاہور ۸ امان ۱۳۵۳ ہش / مارچ ۱۹۷۴ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گو پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی پوری صحت نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ مسجد دارالذکر میں پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کی معرفت و اظہار کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونیوالے فضلوں کا ذکر فرمایا اور جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ وہ الٰہی جماعت ہے جس کی سرشت اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی آئینہ دار ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب ہو اور دنیا انسانیت کے فخر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے۔ پس جس جماعت کا یہ شعار ہو اور جس کی زندگی خدا اور اس کے رسولؐ کے نام کو بلند کرنے کے لئے وقف ہو اس کی سرشت میں ناشکری کا خمیر نہیں ہوتا۔

اس ضمن میں حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک میں جماعت احمدیہ کی بیمثال مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اشاعت اسلام کے اس ہمہ گیر منصوبہ کے لئے اڑھائی کروڑ روپیہ کی تحریک کے مقابلے میں جماعت نے اب تک پانچ کروڑ روپے سے زائد رقم کے وعدے کر دیئے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے امید ہے کہ یہ رقم انشاء اللہ بڑھتے بڑھتے نو کروڑ روپے بلکہ اس سے بھی آگے نکل جائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک بہت بڑا فضل ہے جس پر جماعت جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ الودود کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مقامی جماعت کے علاوہ قرب و جوار کی جماعتوں کے بعض احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نمازیوں کی کثرت کو دیکھ کر حضور نے خطبہ جمعہ کے شروع میں فرمایا کہ جہاں یہ امر ہمارے لئے خوشی اور شکر کا موجب ہے وہاں یہ اس بات کا احساس بھی دلاتا ہے کہ یہ مسجد تنگ ہو رہی ہے اور اب اسے مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے۔

عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے اپنی قیامگاہ پر پڑھائیں۔ کثیر تعداد میں احباب نے اپنے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جب سے حضور لاہور میں فروکش ہوئے ہیں حضور کی قیام گاہ پر یوں تو شمع احمدیت کے پروانوں کا دن بھر تانتا بندھا رہتا ہے لیکن مغرب کی نماز کے وقت کا منظر بالخصوص دیدنی ہوتا ہے۔ کوٹھی کی فضا ایک عجیب روحانی جذب و کیف میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے۔ دوستوں کے چہرے وفورِ مسرت سے جگمگا رہے ہوتے ہیں۔ کوٹھی کے وسیع اور خوبصورت لان میں قناتیں، شامیانے اور بجلی کی ٹیوبیں لگا کر ایک طرف نمازیں پڑھنے کا اور دوسری طرف مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مقامی خدام بڑی بھاری تعداد میں نہایت مستعدی اور تندہی سے خدمت کے جملہ فرائض انجام دینے کے لئے دن رات موجود رہتے ہیں۔ یہ سارا انتظام برادرم مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی کوششوں اور حسنِ قیادت کا مرہونِ منت ہے۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ خیرا۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل دوپہر لاہور سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور دینی مقاصد میں کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام احمدی بھائی اور بہنیں ان کے بڑے بیٹے نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ وہ تاحال بہت بیمار ہیں۔ نیز ان کے ملازم شیر علی شاہ صاحب کی مقدمہ میں کامیابی کے لئے بھی دعا کریں اس کی تاریخ پیشی ۱۶ مارچ ہے اور اسی روز فیصلہ کی توقع ہے۔

محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق رئیس التبلیغ بلادِ عربیہ و مغربی افریقہ کے صاحبزادے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب شریف میجسٹریٹ درجہ اوّل لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب میڈیکل مشنری گیمبیا کی نواسی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام شاہدہ تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی تاحال بہت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضلِ عمر ہسپتال میں آنکھوں کے اپریشن کے لئے ۱۲ مارچ سے انتظام کا اعلان الفضل میں شائع ہوتا رہا ہے۔ بعض وجوہ کے پیشِ نظر اب اس پروگرام میں ایک ہفتہ تاخیر ہو گئی ہے لہٰذا تمام متعلقہ احباب نوٹ فرما لیں کہ اب یہ پروگرام انشاء اللہ العزیز ۱۷ مارچ سے شروع ہوگا۔

خاکسار مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۴ امان ۱۳۵۳ ہش

ہلاکت اور ٹھوکر سے بچنے کا طریق

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ باور کرایا ہے کہ اپنے حلال ذرائع سے کمائے ہوئے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے وہاں بتایا ہے کہ مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے سے نہ صرف یہ کہ مال میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ وہ ضائع ہو جاتا ہے اور اس طرح انفاق فی سبیل اللہ سے جی چرانے والا سراسر خسارہ میں رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور مشیت کے ماتحت آتا ہے۔ جو لوگ مال کو خدا کی راہ میں انشراح صدر کے ساتھ خرچ کرتے رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے اس فعل سے خوش ہو کر اور ان کے مال میں برکت ڈال کر اسے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ مال کی بے جا اور سراسر ناواجب محبت کی وجہ سے اسے خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے خدا تعالیٰ اُس مال میں سے برکت اُٹھا لیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا مال بڑھنا تو درکنار گھٹنا اور کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بالآخر ضائع ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو نہایت لطیف مثالوں سے واضح فرمایا ہے۔

جہاں تک انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں مال میں اضافہ ہونے اور بڑھتے چلے جانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ ایک مثال کے ذریعہ اسے واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۶۶)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کی نیت سے خرچ کرتے ہیں ان (کے انفاق) کی حالت اُس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اُونچی جگہ پر ہو اور اُس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دوچند لایا ہو اور (اُس کی زرخیزی کی کیفیت یہ ہو کہ) اگر اُس پر زور کی بارش نہ بھی پڑے تو تھوڑی سی بارش ہی (اس کے لئے کافی ہو جائے) اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

باغ کو جب تک حسبِ ضرورت پانی نہ دیا جائے وہ نہ تو سرسبز ہی رہتا ہے اور نہ اُس کے پودے وافر مقدار میں پھل لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ ایک ایسا باغ ہے جو پھل لانے کے لئے آبپاشی اور سیرابی کا محتاج نہیں ہے۔ بارش تھوڑی ہو یا زیادہ وہ دوچند پھل ضرور لاتا ہے۔ دُنیا کے باغ وافر مقدار میں پانی میسّر نہ آنے کی وجہ سے مُرجھا جاتے ہیں اور ان کا پھل مارا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی مثال اُس بیج کی سی ہے جو دیگر ذرائع سے بے نیاز ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلِ خاص کے نتیجہ میں از خود بڑھتا اور پھولتا اور پھلتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ کم از کم دوگنا پھل نہ لائے۔

اس کے بالمقابل اگلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ پر دل میں تنگی محسوس کرنے اور اس سے جان بوجھ کر جی چرانے کی انتہائی مضرت کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۲۶۷)

ترجمہ:۔ کیا تم میں سے کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اسے اس میں سے ہر قسم کے پھل ملتے رہتے ہوں اور اسے بڑھاپے نے بھی آ پکڑا ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں۔ پھر اس باغ پر ایک ایسا بگولا چلے جس میں آگ (کی سی گرمی) ہو اور وہ (باغ) جل جائے۔ (دیکھو) اللہ تمہارے (فائدہ کے) لئے اس طرح اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر (سے کام لیا) کرو۔

اِن دونوں مثالوں سے صاف عیاں ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں مال بڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں انفاق نہ کرنے کا انجام بجز تباہی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

(۱) "اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اُس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

(۲) "جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضہ میں آتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم کہ اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ وہ سارا مال شراب خانوں اور زناکاری میں اور ہر قسم کے فسق و فجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اس طرح وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہو جاتا ہے جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لئے ثواب اور فائدہ کا باعث ہو اور (اس کی) یہی صورت ہے کہ تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولتمند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اُونٹ کا سُوئی کے ناکہ میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اُس کا مال اس کے لئے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے وقف کرو۔"

(تقریر فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۵)

دعاءِ مغفرت

افسوس ہے کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ ریٹائرڈ ڈی۔ پی۔ ای۔ باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و نگران اعلیٰ باغبانی قصرِ خلافت مورخہ ۱۲ اور ۱۳ امان (مارچ) کی درمیانی شب پونے دو بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پر ۶۔ امان کو دل کا حملہ ہوا تھا اور اسی روز سے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج تھے۔

مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (نسیم احمد باجوہ واقفِ زندگی۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

مجلس انصار اللہ ناظم آباد کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع

مجلس انصار اللہ ناظم آباد کراچی اپنا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۰۔ ۲۱ اپریل بروز ہفتہ، اتوار منعقد کر رہی ہے۔ مجلس انصار اللہ کے اراکین سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشارات القرآن بلطائف البیان فی انباء امام الزمان

حالات حاضرہ کی روشنی میں سورۂ کہف پر ایک نظر

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری ربوہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کشف اور حضرت ذوالقرنین کے تین سفروں کے بیان کے ضمن میں موجودہ دور کے اہم واقعات اور حوادث کے متعلق اشارات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے بڑے بڑے زبردست انقلابات کی پیشگوئیاں ہیں جن میں بعض سیاسی، بعض اقتصادی اور بعض ذہنی قسم کے انقلابات ہونگے۔

انہی انقلابات میں سے ایک بہت بڑا عظیم الشان معجزانہ نشان قیام پاکستان ہے جس کی شاندار عمارت کی تکمیل کا بھی وہ مبارک وقت بہت جلد آنے والا ہے جو پیاسی دنیا کے لئے آبحیات کا نمونہ پیش کرے گا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے پسر موعود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بشارتیں فرما گئے ہیں۔ حقیقت میں پاکستان کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ ہے آپ کو الہاماً یہ دعا سکھائی گئی

"کہہ خدایا پاک زمیں میں جگہ دے"

حضور الہام ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:۔

"ترجمہ اس الہام کا یہ ہے کہ بیمانی لوگ ایذا رسانی کے لئے مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور وہ دن آزمائش کے دن ہوں گے اور کہہ خدایا پاک زمیں میں مجھے جگہ دے"

(رسالہ دافع البلاء صفحہ ۲۱)

پاکستان میں اسلامی سربراہ کا نفرنس منعقد ہوئی ہے یہ اس آسمانی سکیم مسلسل زنجیر کی ایک کڑی ہے جس کی بشارتیں موتیوں کی لڑی کی طرح پروئی ہوئی باقاعدہ ترتیب کے ساتھ آیات فرقانیہ میں جلوہ نما ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مصلح موعود ان بشارات کی توضیح فرما گئے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مکاشفہ میں جن امور کا ذکر ہے ان کی تعبیری واقعات مشابہ کا پہلو رکھتے ہیں۔ بعض واقعات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں واقع ہوئے اور بعض واقعات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جو علمبردار شریعت موسوی کے آخری تاجدار تھے اور بہت سے واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں نمودار ہوئے جن کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بے نظیر تفسیر "تفسیر کبیر" میں فرما دی ہے شائقین علم و عرفان کو اپنی پیاس بجھانے کے لئے اس چشمۂ حیات کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ۔ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ۔

اور بعض واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے دور کے متعلق ہیں جو آپ کے بروز اکمل اور غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سرانجام پائے اور بعض سکیمیں جو حضرت مصلح موعود کی حیات طیبہ میں تکمیل پذیر نہیں ہو سکی تھیں ان کی تکمیل اس وقت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں سے سرانجام پا رہی ہیں میرا موضوع سخن چونکہ عہد حاضر کے واقعات پر روشنی ڈالنا ہے اس لئے خاکسار اس آخری دور کے واقعات کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق نوجوان سے جو یہ کہا لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کے سفر کا مقصد مجمع البحرین میں پہنچکر اس شخص سے ملنا تھا جس کے لئے انہیں ارشاد الٰہی ہوا تھا کہ اس سے علم سیکھو۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

یہ شخص جمہور مفسرین کے نزدیک خضر تھا (روح المعانی) حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اس کشف کا خضر میرا محمد ہی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ جس کے ساتھ چلنے کی موسیٰ علیہ السلام کو طاقت نہ تھی" اور فرماتے ہیں کہ استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود متمثل ہوا تھا۔ (تفسیر کبیر)

چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت عالمگیر ہے اس لئے تمام دنیا کو اسلام کی تبلیغ کر کے لوائے اسلام کے نیچے لانا بھی آپ کا فریضہ تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اگرچہ تکمیل شریعت تو ہو گئی مگر تکمیل تبلیغ کے سامان اس وقت مہیا نہیں ہوئے تھے اسلئے اکناف عالم میں تکمیل تبلیغ کے لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ مقدر تھی جو حضرت امام مہدیؑ کے وجود میں بروزی طور حضور ہی کا ظہور ہو کر اس وقت لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی پیشگوئی کا پورا ہونا تھا۔ پس حضرت مسیح موعود مہدی معہود کا ظہور گویا حضور ہی کا ظہور ہے اس حقیقت کا انکشاف بعض بزرگان اور باب کشف پر بھی ہوا اور انہوں نے خضر کا نام احمد بتایا اور یہ بھی کہا کہ وہ دجال کو قتل کرے گا۔ دیکھئے تفسیر روح المعانی علامہ سید آلوسی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا

وَاِنِّیْ اَنَا الْخِضْرُ فِیْ بَعْضِ صِفَاتِیْ لَا تُعَارِضُ اِسْرَادِیْ

(کاپی الہامات مسیح موعود قلمی صفحہ ۲۲ موجودہ خلافت لائبریری ربوہ)

(ترجمہ: میں اپنی بعض صفات کی رو سے خضر ہوں میرے اسرار کی کوئی مخالفت نہیں کیا جا سکتا۔)

چنانچہ حضور کے دعویٰ مسیح موعود ہونے پر خضر اور موسیٰ والے واقعات کا بھی ظہور ہوا۔ آپ کے دعویٰ مسیحیت پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ناراض ہو گئے اور حضور کو لکھا کہ آپ اگر اس دعویٰ میں حضرت خضر کی طرح معذور ہیں تو میں اسکے انکار اور خلاف میں حضرت موسیٰ کی طرح مجبور ہوں۔ آپ کے دلائل توضیح المرام اور ازالہ اوہام میرے خلاف کو نہیں رد کریں گے" اسکے جواب میں حضور نے اس کو لکھا:۔

"حضرت موسیٰ کی جو آپ نے مثل لکھی ہے اشارۃ النص پایا جاتا ہے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ موسیٰ نے کیا۔ اس قصے کو قرآن شریف میں بیان کرنے سے غرض بھی یہی ہے کہ لوائے حق کے طالب معارف روحانیہ اور عجائب مخفیہ کے کھلنے کے شائق ہیں حضرت موسیٰ کی طرح جلدی نہ کریں۔ حدیث صحیح بھی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔"

(مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ)

خضر کے بارہ میں سلف کے مختلف اقوال ہیں جو بظاہر متضاد نظر آتے ہیں مگر خاکسار کے نزدیک دراصل ان میں ایک ہی حقیقت مخفیہ کے مختلف پہلوؤں کا نقشہ ہے۔

۱۔ قیل احمد (آپ کا نام احمد بتایا گیا ہے)

۲۔ وانہ رکب فی نفر من اصحابہ حتی بلغ بحر الہند۔

(آپ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ سوار ہو کر بحر ہند تک پہنچے)

۳۔ الجمہور علی انہ نبی لیس برسول وقیل ھو رسول وقیل ھو ولی وعلیہ القشیری وجماعۃ

(جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آپ نبی ہیں رسول نہیں اور بعض کا قول ہے کہ آپ ولی ہیں اور یہ قشیری اور ایک جماعت کا مسلک ہے)

۴۔ وذھب جمہور العلماء الی انہ حیٌّ موجود بین اظہرنا وذلک متفق علیہ عند الصوفیۃ قالہ النووی۔

(جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ آپ زندہ ہیں اور ہمارے ہاں موجود ہیں بقول نووی یہ صوفیاء کا متفقہ مسلک ہے)

۵۔ فقد نقل الشیخ صدر الدین القونوی فی تبصرۃ المبتدی وتذکرۃ المنتہی ان الوجود الخضر علیہ السلام فی عالم المثال وذھب بعضھم الی ان الخضریۃ رتبۃ تتولاھا بعض الصالحین علی قدم الخضر الذی کان فی زمن موسیٰ۔

(شیخ صدر الدین قونوی نے اپنی تصنیف تبصرۃ المبتدی وتذکرۃ المنتہی میں نقل کیا ہے خضر کا وجود عالم مثال میں ہے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ خضریت ایک رتبہ اور منصب ہے جو بعض صلحاء فائز ہوتے ہیں جو قدم [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶) ومنهم من يقول انه يقاتل الدجال ويموت۔ (روح المعانی)

(اور بعض یہ کہتے ہیں کہ آپ دجال کا مقابلہ کریں گے اور اس کے بعد فوت ہوں گے۔)

(۷) واخرج الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر من طریق مقاتل بن سلیمان عن الضحاک عن ابن عباس قال الخضر ابن آدم لصلبه ونسله له فهو حیله حتی یکذب الدجال۔ (درمنثور)

(دارقطنی اور ابن عساکر حضرت ابن عباسؓ سے یوں روایت نقل کرتے ہیں کہ خضر حضرت آدم کا صلبی بیٹا ہے آپ کو لمبی عمر دی گئی یہاں تک کہ آپ دجال کو جھٹلائیں گے)

میرے نزدیک ان بزرگان کے روحانی نظارے اور رویاء وغیرہ کی بنا پر یہ مختلف آراء درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی ذات کے متعلق بشارات ہیں۔ (۱) آپ کا نام احمد ہے (۲) وطن کے لحاظ سے آپ کا تعلق بحر ہند سے ہے (۳) آپ کی نبوت کے بارہ میں اختلاف ہونے والا تھا (۴) عالم روحانی میں آپ کی روح سے جن بزرگوں کی ملاقات ہوئی وہ آپ کی وفات کے قائل ہو گئے (۵) بعض بزرگوں نے تو تصریح کر دی کہ آپ کا وجود عالم مثال میں ہے (۶) حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا دجال سے مقابلہ ہوگا اور آپ دجال کی خوب دھجیاں اڑائیں گے پس یہ سب روحانی تمثیلات اور استعارات ہیں۔ ان کے علاوہ خضر کی وجہ تسمیہ کے متعلق بھی دو روایتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) اخرج احمد والترمذی و ابن ابی حاتم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما سمی الخضر لانه جلس علی فروة بیضاء فاذا هی تهتز من خلفه خضراء۔

(احمد اور ترمذی اور ابن ابی حاتم بواسطہ ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خضر کا نام اس لئے خضر رکھا گیا کہ ایک دفعہ وہ ایک سفید پوستین پر بیٹھا تو وہ پوستین اس کے پیچھے سے سرسبز ہو کر لہلہانے لگی)

(۲) واخرج ابن عساکر عن ابن عباسؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما سمی الخضر خضراً لانه صلی علی فروة بیضاء فاهتزت خضراء۔

(تفسیر درمنثور)

(اور ابن عساکر ابن عباسؓ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر کا نام خضر اس لئے تجویز ہوا کہ ایک دفعہ اس نے سفید پوستین پر نماز پڑھی تو وہ پوستین سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔)

میرے نزدیک یہ بھی روحانی تمثیل ہے جو نماز میں نماز پڑھنے سے سرسبزی لگنے کے لئے تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ ساری عمر میں نمازیں پڑھتے رہے وہاں تو کوئی سرسبزی نہ اُگی۔ خضر کی ایک نماز سے سرسبزی کیونکر اُگ پڑی۔ میرے نزدیک اس میں ایک پیشگوئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلد ہوشیار پور کی طرف اشارہ ہے آپ کی دعاؤں کی طفیل اسلام کی سرسبزی کے لئے جس موعود بیٹے کی حضور نے بشارت پائی اور فرشتوں کو سبز روشنائی سے دیوار پر آیات تحریر کرتے دیکھا اور اس حقیقت کے اظہار کے لئے حضور نے سبز اشتہار بھی شائع کیا۔ ان روایات میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

نیز حضورؑ نے اپنے متعلق یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے باغ میں جو خشک اور ویران ہو چکا تھا۔ میرے ذریعہ سرسبز کر دیگا اور اسی کے درخت پاکیزہ پھلوں سے لدے ہوں گے اور ان درختوں کی لکڑیاں جو خشک ہو چکی تھیں وہ نرم ٹہنیوں کی صورت میں پھل جائینگی فرمایا ہے۔ وانما هی آیات رجل لجث فیکم من الله المنان لیجدد الله دینه ولیظهر براهینه ویخضر بساتینه ویثمر اشجاره من الثمرات الطیبات ولیجعل حطبه کالغصون الناعمات۔

(الاستفتاء ص۸)

اذ قال موسی لفتاه۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لکا شفہ میں جو آپ کا ساتھی نوجوان تھا اس کے متعلق روایات یہ ہیں۔ کہ وہ یوشع بن نون تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد خلیفہ اول ہوئے۔ مگر حضرت مصلح موعود رضؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ حضرت عیسیٰ تھے جنہوں نے عیسوی سلسلہ کے سفر کے آخری دور میں رہنمائی کرنی تھی۔"

(تفسیر کبیر)

اس کو اختلاف مت سمجھئے۔ حقیقت یہ ہے کہ لکا شفہ میں حضرت عیسیٰ کی روحانیت کا تمثل یوشع بن نون کی صورت میں ہوا تا اول و آخر کا تقابلی دریچہ تماثل بن سکے۔

فلما بلغا مجمع بینهما نسیا حوتهما فاتخذ سبیله فی البحر سربا۔ مچھلی کا کھانا حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع علیہم السلام کو نصیب نہ ہوا بلکہ وہ مچھلی ان کے قبضہ سے نکل کر سمندر میں جا گھسی۔ اس میں اشارہ ہے کہ اسلام کی اشاعت بحری ممالک میں موسوی اور عیسوی دور میں نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ یہ کام اسی خضر وقت کے ہاتھ سے سرانجام پایا تھا جو روایات سلف میں سمندروں کا بادشاہ کہلاتا ہے جبکہ مجمع البحرین کا منظر دو سلسلوں اسرائیلی اور اسماعیلی کا اجتماع ایک بروزی وجود تو القرنین میں رونما ہونا تھا اور مشرقی اور مغربی اقوام کے اتحاد کے لئے ایک پلیٹ فارم تیار ہو کر دنیا میں مجمع البحرین کا نقشہ پیش کیا جانا تھا۔ اسی وقت اس بڑی مچھلی کا شکار اس خضر وقت کے ذریعہ ہونا مقدر تھا۔ یہ مچھلی کیا ہے اور اس کا مسکن کہاں ہے سو سنئے۔ یہ مچھلی بحری اقوام میں جن کی جائے سکونت کے متعلق سلف کی ایک روایت ہے:۔

عن مجاهد قال کان یقال النون الحوت الذی تحت الارض السابعة

(تفسیر ابن جریر سورۂ ن)

(ترجمہ۔ مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نون کی تفسیر میں کہا جاتا ہے کہ یہ وہ مچھلی ہے۔ جو ساتویں زمین کے نیچے رہتی ہے۔)

اس روایت کو سرسری نگاہ سے دیکھنا ٹال نہ دینا۔ یہ ایک قیمتی موتی ہے۔ کسی بزرگ کا کشف معلوم ہوتا ہے جو حقیقت مخفیہ کی نقاب کشائی میں مشعل راہ کا کام دیتا ہے تحت الارض السابعة میں ان جزائر کی طرف اشارہ ہے جو اقلیم ہفتم میں واقع ہیں۔ پرانے جغرافیہ نویسی میں کرۂ ارض کو سات حصوں میں تقسیم کر کے دنیا کو ہفت اقلیم قرار دیا جاتا تھا۔ آپ اگر یونانی نقشہ کے کرہ ارض پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو اقلیم ہفتم کے دوسرے درجہ میں انگلستان کا ملک نظر آئے گا پس یہی اس مچھلی کا مسقط الرأس ہے ان جزائر میں رہنے والی اقوام یاجوج و ماجوج کے مورثان اعلیٰ کی سکونت گلڈ ہال لندن میں نصب شدہ ہیں جو ہمارے مضمون کی تصدیقی شہادت دے رہے ہیں۔ مزید تصدیقی شہادت کے لئے مشہور مؤرخ ابن خلدون کا بیان بھی پڑھ لیجئے۔ لکھتے ہیں:۔

"الاقلیم السابع البحر المحیط قد غمر عامته من جهته الشمال الی وسط الجزء الخامس حیث ینفصل بجبل قوقیا المحیط بیاجوج و ماجوج۔ فالجزء الاول والثانی مغمور ان بالماء الا ما انکشف من جزیرة انکلترا"

(مقدمہ ابن خلدون ص۸۹)

ترجمہ (ساتویں اقلیم میں بحر محیط ہے جس کا اکثر حصہ شمالی طرف سے پانچویں جزء کے وسط تک پانی میں ڈوبا ہوا ہے جس کے متصل کوہ قاف ہے جو یاجوج و ماجوج کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کی پہلی اور دوسری جزء کے وسط تک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے صرف انگلستان کا جزیرہ پانی سے باہر ہے۔

قال لفتاه آتنا غداءنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے نوجوان ساتھی سے ناشتہ کا مطالبہ کیا تو وہ اسے پیش نہ کر سکا اور کہا۔ اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت۔ کہ جب ہم اس چٹان پر ٹھہرے تو مجھے مچھلی کا خیال بھول گیا اس قسم کا واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت اولیٰ میں بھی پیش آیا مگر تھوڑے سے فرق سے کیونکہ مسیح مہدی مسیح عیسوی کی طرح نہ ایک ہی قوم کا مسیح نہیں بلکہ بروز محمدؐ ہونے کی وجہ سے مسیح الاقوام ہے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت کا صبح کا ناشتہ کرنے کے لئے جب حسب قرآنی پیشگوئی۔ نقلبهم ذات الیمین وذات الشمال۔ مغربی ممالک میں اس مچھلی کے شکار کرنے کا ارادہ کیا جو اسرائیلی نسل سے نکلی ہوئی تھی اور آپ نے ممبران صدر انجمن احمدیہ سے پہلا مشن بھیجنے کے لئے مبلغ اور اس کے اخراجات مہیا کرنے کا مطالبہ کیا تو ان نفوس نے جو بعد میں باغیان خلافت قرار پائے اسے کئی حیلوں بہانوں سے ٹال دیا۔ آخر اس کے رویہ سے تنگ آ کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس اولوالعزم نوجوان (حضرت محمود مصلح موعود رضی اللہ عنہ) کی طرف رجوع کیا تو اس نوجوان نے پہلے ہی سے اس مچھلی کے شکار کے لئے ایک مضبوط جال (حزب انصار اللہ) تیار کر رکھا ہوا تھا فوراً ہی انصار اللہ کے دو ممبران توشہ سفر سمیت آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور وہ پیشگوئی جو حدیث نبوی میں تھی آپ ہی کے ہاتھوں پوری ہوئی جو ان ممبران جنہیں گروہ کے متعلق فرمایا گیا تھا کہ ان کی پہلی خوراک یا ناشتہ کبد الحوت یعنی مچھلی کا جگر ہوگا۔ (صحیح مسلم) واضح ہو کہ حوت عربی میں بڑی مچھلی کو کہتے ہیں۔ سمندر میں سب سے بڑی مچھلی وہیل مچھلی ہے جو ایک ایسا خطرناک سمندری جانور ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو ٹکر مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور ڈبو دیتا ہے مگر دراصل ہے وہ حلال جانور۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی انسان کی خوراک بنایا ہے۔ اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں صحابہ کرامؓ کو بھی ایک موقع پر ایسی مچھلی کا شکار ملا تھا۔ جو اسلامی لشکر کے لئے مہینہ بھر کی خوراک بنا رہا۔ روحانی لحاظ سے اس میں گویا اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اس کے عہد میں مشرق و مغرب کی دو زبردست سلطنتیں (قیصر و کسریٰ) اس کے قبضہ میں آ کر اسلامی مفادات کا باعث بنیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسی طرح اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں بھی اس وہیل مچھلی کا شکار سمندروں کے بادشاہ خضر وقت کے ہاتھ پر مقدر تھا دنیا بھر میں کوئی اور قوم اس کو شکار نہیں کر سکتی۔

لا یستطاع لاحد قوتا لهم

ارشاد نبوی ہے۔ یہ خونخوار مچھلی کوئی زبردست لشکروں سے دنیا کی بڑی بڑی قوتوں کو پاش پاش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر رہی ہے۔ زار روس۔ ہیروشیما اور ناگاساکی کے واقعات آپ کی نظروں کے سامنے گذرے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے امن عالم کے شہنشاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کے شکار کے لئے آسمانی سکیم بتا دی ہے اور اس کو قابو میں لانے کے لئے ایک عالمگیر شریعت کا مضبوط جال بھی ثریا سے اتار کر اس کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ چنانچہ اس وقت حضور اقدس کے غلام مغربی ممالک میں گھس کر اس جال سے اپنا شکار کر رہے ہیں۔ اس شکار کا ذکر صحف اولیٰ میں بھی ہے حضرت یرمیاہ فرماتے ہیں:۔

"خداوند فرماتا ہے۔ دیکھو میں بہت سے ماہی گیروں کو بلواؤنگا اور وہ ان کو شکار کریں گے۔ اور پھر میں بہت سے شکاریوں کو بلواؤنگا۔ اور وہ ہر پہاڑ سے اور ہر ٹیلے سے اور چٹانوں کے شگافوں سے انکو پکڑ کر نکالیں گے۔ کیونکہ میری آنکھیں ان کی سب روشوں پر لگی ہوئی ہیں۔ وہ مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں اور ان کی بدکرداری میری آنکھوں سے چھپی نہیں۔ اور میں پہلے ان کی بدکرداری اور خطاکاری کی دونی سزا دونگا۔ کیونکہ انہوں نے میری سرزمین کو اپنی مکروہ چیزوں کی لاشوں سے ناپاک کیا اور میری میراث کو اپنی مکروہات سے بھر دیا۔"

یرمیاہ ۱۶ / ۱۷-۱۸ (باقی)

فوجی بھرتی

مورخہ ۳۰/۳ یوم ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹروں کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد ۵ فٹ ۶ انچ — چھاتی ۳۲ - ۳۰

وزن ۱۱۳ پونڈ — تعلیم ۵ جماعت

عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک

میٹرک۔ ایف۔ اے۔ ۲۱ سال تک — بی۔ اے ۲۲ سال تک

(ناظر امور عامہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم شفیق احمد صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری دین محمد صاحب بتاریخ وفات پا چکے ہیں۔ والد صاحب مرحوم کا ترکہ حسب ذیل ہے۔

(۱) قطعہ ۳/۲ معہ دکان واقع رحمت بازار ربوہ۔ (۲) تقریباً ۸ ایکڑ زرعی اراضی چک ۹۴ ضلع لائلپور (۳) تقریباً ۸ ایکڑ زرعی اراضی چک ۱۴ ضلع بہاول نگر۔ (۴) مکان نصف کچا نصف پکا رقبہ تقریباً ۱۲ مرلہ واقع سرشمیر روڈ ضلع لائلپور (۵) احاطہ تقریباً ۱۵ مرلہ واقعہ چک ۱۴ ضلع بہاول نگر۔

استدعا ہے کہ ترکہ مذکورہ بالا میرے علاوہ درج ذیل وارثان کے درمیان بحصص شرعیہ تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ (۱) والدہ صاحبہ بیوہ (۲) محمد احمد صاحب پسر (۳) منیرہ بی بی صاحبہ (۴) ادریس بی بی صاحبہ دختران۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواستہائے دعا

مکرم ملک صدر دین صاحب خادم کارکن دفتر آبادی کا لڑکا بعارضہ بخار بیمار ہے اور دوسرے لڑکے کو پاؤں پر چوٹ آئی ہے۔

محمد مجید خان صاحب کی والدہ محترمہ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب آف رکھوہ جھنگ سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔

مکرم نسیم احمد صاحب طاہر ڈگری (سندھ) کے بڑے بھائی نعیم احمد صاحب شاہد کے پاؤں میں فریکچر ہو گیا ہے۔

مکرم محمد شریف صاحب ڈسپنسر کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ دل کی مریضہ ہیں اور کمزوری کافی ہے۔

مکرم حکیم میاں عبدالرحیم صاحب ماہی شفاخانہ سیالکوٹ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

قارئین الفضل ان سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نصرت جہان ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنیوالے مخلصین

(۲)

نمبر شمار	نام معلی	رقم
۱۴۳۲	مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵۰۰
۱۴۳۳	" چوہدری بشیر احمد صاحب " " "	۵۰۰
۱۴۳۴	" چوہدری فتح علی صاحب " " "	۵۰۰
۱۴۳۵	" چوہدری محمود احمد، ظفر اللہ خان، نصر اللہ خان صاحبان چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵۰۰
۱۴۳۶	جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔	۵۰۰
۱۴۳۷	مکرم مولوی نور الحق صاحب انور دارالعلوم غربی ربوہ	۵۰۰
۱۴۳۸	" ملک عبدالرحیم صاحب ابن ملک حبیب الرحمٰن صاحب منیجر نیشنل بنک لائلپور	۵۰۰
۱۴۳۹	" ملک عاشق محمد صاحب مجوکہ بھیرہ ضلع سرگودھا	۵۰۰
۱۴۴۰	" چوہدری عطاء اللہ صاحب بمعہ والدہ واہل وعیال چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۵۰۰
۱۴۴۱	" چوہدری محمد علی صاحب شہزادہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰
۱۴۴۲	" چوہدری محمد یار صاحب بلوچ کنجوانی ضلع لائلپور	۱۰۰۰
۱۴۴۳	" شیخ نعمت اللہ صاحب منجانب والد صاحب چونڈا ضلع سیالکوٹ	۵۰۰
۱۴۴۴	" محمد ابراہیم صاحب عابد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰
۱۴۴۵	" چوہدری غلام محمد صاحب چٹھہ ڈنڈی ضلع رحیم یار خان	۵۰۰
۱۴۴۶	" چوہدری غلام محمد صاحب چیمہ گوٹھ غلام محمد خیرپور	۵۰۰
۱۴۴۷	" نبی احمد مشتاق احمد صاحبان " " "	۵۰۰
۱۴۴۸	" ایم۔ اے چیمہ مغل پورہ لاہور حال چک ۳۶ جنوبی سرگودھا	۵۰۰
۱۴۴۹	محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار عبدالحق صاحب دارالبرکات ربوہ	۵۰۰
۱۴۵۰	مکرم بشارت احمد صاحب عزیز دارالیمن ربوہ	۵۰۰
۱۴۵۱	" چوہدری غلام رسول صاحب چک ۸۶ جنوبی سرگودھا	۵۲۵
۱۴۵۲	" چوہدری عبدالحق فیض احمد صاحبان چک ۱۶۰ مراد ضلع ساہیوال	۵۰۰
۱۴۵۳	جماعت احمدیہ چک ۳۳ دھارووالی ضلع سیالکوٹ	۵۹
۱۴۵۴	مکرم مستری عبدالستار صاحب بدر دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰
۱۴۵۵	" میاں محمد رفیع صاحب ناصر ناصر دواخانہ لائلپور	۵۰۰
۱۴۵۶	" چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم دارا پوری لائلپور	۵۰۰
۱۴۵۷	" چوہدری لطیف احمد صاحب مکینیکل انجینئر لائلپور	۵۵۰
۱۴۵۸	" شیخ سلیم الدین صاحب غلام محمد آباد لائلپور	۵۰۰
۱۴۵۹	" مہر نعیم احمد صاحب گول بازار لائلپور شہر	۵۰۰
۱۴۶۰	" شیخ عبدالعزیز۔ عبدالقدیر صاحبان دھوبی گھاٹ لائلپور	۵۰۰

(باقی)

احمدی تاجر و صنعتکار حضرات

وہ حضرات جن کی ریڈی میڈ ملبوسات۔ پردہ کلاتھ۔ کاٹن کلاتھ۔ ہوزری۔ ہینڈی کرافٹ کی فرمیں ہیں اور وہ امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ یا کر رہے ہیں۔ ہم سے رابطہ پیدا کر کے اپنی صنعت و تجارت کو فروغ دیں۔ والسلام

BUTT BROTHERS CO A. BASIT BUTT
IMPORT-EXP: STRAND GARDEN-20-ST. TV.
COPENHAGEN GREVESTRAND-2670 DENMARK

پاکستانی پتہ:

بٹ برادرز مومن کلاتھ ہاؤس۔ گول بازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۱۷

مجالس یاد رکھیں کہ چندہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جائے

مہتمم مال
نظام احمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائبیریا میں نصرت جہاں سکیم کے حق میں خدا تعالیٰ کا تصرفِ خاص

لائبیریا کا ملک مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک میں سے ایک ہے جہاں پر جماعتِ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں سکیم کے تحت سکولوں اور ہسپتالوں کے جاری کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء کے دوران آپ کے لائبیریا میں ورود مسعود کے موقع پر ملک کے ہر دلعزیز سربراہ پریذیڈنٹ ٹب مین نے (جو اب فوت ہو چکے ہیں) حضور کی خدمت میں سانوے کے مقام پر ایک سو ایکڑ اراضی پیش کی تھی تاکہ جماعت وہاں پر سکول اور ہسپتال جاری کرے۔ چنانچہ اس اراضی کے جماعت کے نام انتقال وغیرہ کی کارروائی مکمل ہوتے ہی حضور نے وہاں پر ہسپتال اور سکول کی عمارت تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا اور اس غرض کے لئے مشنری انچارج صاحب کی طرف سے مطلوبہ رقم نصرت جہاں ریزرو فنڈ انگلستان سے وہاں پر بھجوا دی گئی۔ امید ہے انشاء اللہ جلد ہی اس زمین پر یہ دونوں عمارتیں تعمیر ہو جائیں گی۔ سکول کی اپنی عمارت تعمیر ہونے تک فیصلہ کیا گیا ہے کہ کرایہ پر کوئی عمارت لے کر سکول کھول دیا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں مکرم چوہدری رشید الدین صاحب انچارج مبلغ لائبیریا اپنے خط ۲/۲۷ میں خدا تعالیٰ کے ایک تصرفِ خاص کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میری کوشش تھی کہ سانوے میں فی الحال کرایہ پر ہی کوئی معقول عمارت مل جائے تاکہ اپنی جگہ بننے تک وہاں پر سیکنڈری سکول شروع کیا جا سکے۔ دو دفعہ میں خود بھی وہاں گیا اور مکرم سردار رفیق احمد صاحب کو کچھ دنوں کے لئے وہاں ٹھہرایا تاکہ سکول کے لئے طالب علم حاصل کرنے کی بھی کوشش کی جائے۔

وہاں لوتھرن چرچ کے ایک پرائمری سکول اور ایک ہسپتال کی عمارت خالی پڑی تھی۔ اس سلسلہ میں علاقہ کے پادری جو مقامی تعلیمی کمیٹی کے سیکرٹری بھی ہیں سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اس امر کا فیصلہ لائبیریا میں لوتھرن چرچ کے بشپ ہی کر سکتے ہیں چنانچہ پروگرام طے کر کے آج میں مکرم سردار رفیق احمد صاحب اور علاقہ سانوے کے پادری صاحب کی معیت میں بشپ صاحب سے ملا۔ انہوں نے عمارتیں ہمیں دینے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ اب ہم ان میں اپنی عمارت تعمیر ہونے تک کام کر سکتے ہیں۔ کرایہ کی معمولی سی رقم ہو گی جو پادری صاحب سے طے کر لی جائے گی۔ سکول کی عمارت مختصر ہے لیکن ہسپتال کی عمارت بہت اچھی ہے۔ ڈسپنسری کے فرنشڈ کمروں کے علاوہ مریضوں کے لئے بھی پانچ کمرے ہیں جن میں دس بستر بھی موجود ہیں۔

خدا تعالیٰ کی قدرت کا یہ عجیب کرشمہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس سال (۱۹۷۰ء) مغربی افریقہ کے دوسرے ملکوں کے ساتھ لائبیریا کا دورہ فرمایا اور مرحوم پریذیڈنٹ ٹب مین نے یہ زمین حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کی اسی سال عیسائیوں کا یہ سکول اور ہسپتال بند ہو گئے اور اس وقت سے یہ عمارتیں خالی پڑی ہیں آج جب ہم لوتھرن چرچ آف لائبیریا کے بشپ صاحب سے ملے اور ان عمارتوں کے حصول کے لئے ان سے بات چیت ہوئی تو انہوں نے علاقہ کے پادری کو حکم دیا

TURN OVER TO THEM EVERY THING

یعنی سب کچھ ان کے حوالے کر دو۔

الحمد للہ علیٰ ذٰلک"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ضرورت اساتذہ

مغربی افریقہ میں مجلس نصرت جہاں کی طرف سے جاری کردہ سیکنڈری سکولوں میں مندرجہ ذیل مضامین میں ایم۔اے، ایم۔ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔

درخواستیں جلد از جلد سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کے نام بھجوائی جائیں۔

مضامین:۔

بیالوجی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ جغرافیہ

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

جزائر فیجی میں یومِ مصلح موعود کی تقریب اہتمام کے ساتھ منائی گئی

مورخہ ۲۰ فروری بروز بدھ صوا (دارالحکومت) میں یومِ مصلح موعود اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ اس کا اعلان یہاں کے کثیر الاشاعت اخبار فیجی ٹائمز میں بھی کیا گیا۔ یہ تقریب سات بجے شام اسلامک سنٹر میں منعقد ہوئی۔ مکرم شمس الدین صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ مکرم لطیف مقبول صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اسکے بعد مکرم امام کمال الدین صاحب نے اس پیشگوئی کے پورے ہونے کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا اپنا تحریر فرمودہ ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ آخر میں خاکسار نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے پس منظر پر اور پھر اس پیشگوئی کا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں بڑی شان سے پورا ہونے پر روشنی ڈالی اور تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اس پیشگوئی میں بیان کردہ ایک ایک علامت نہایت شاندار رنگ میں پوری ہوئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی حجت قائم ہو گئی۔ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ اس میں صوا اور لصوری کے جملہ احباب مرد اور عورتیں اور بچے شریک ہوئے۔ غیر از جماعت اصحاب نے بھی شمولیت کی۔ جلسہ کے بعد جملہ حاضرین کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

ناندی میں بھی یومِ مصلح موعود کی تقریب منائی گئی جس میں ناندی اور لٹوکا کی جماعتوں کے احباب نے شرکت کی۔ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب رازی نے تقریر فرمائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ یہ تقریب جزائر فیجی میں بھی کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(خاکسار غلام احمد فرخ مبلغ انچارج جزائر فیجی)

پاکستان نیوی میں مستقل کمیشن

ایسے پاکستانی باشندے جن کی عمر ۱/۲۴ کو ۲۴ سال ہو اور جو فرسٹ کلاس یا اعلیٰ سیکنڈ کلاس بی۔ایس سی (آنرز) نیول آرکیٹکچر مکینیکل انجینئرنگ یا نیول آرکیٹکچر مکینیکل انجینئرنگ میں ایم۔ایس سی کی ڈگری رکھتے ہوں مستقل کمیشن کے لئے ۱۵ مارچ ۱۹۷۴ء تک درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ درخواست فارم نیول ہیڈ کوارٹرز (نیول ایجوکیشنل سروسز ڈائریکٹریٹ) طفیل شہید روڈ کراچی سے منگوائیں۔

شرائط۔ انٹرویو۔ الاؤنس اور مختلف گریڈوں وغیرہ کے لئے جملہ کوائف پاکستان ٹائمز مورخہ ۱/۲۷ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ ۔/ روپے

(مینیجر)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر الفضل)

دانتوں کی حفاظت

کا رسالہ کارڈ لکھ کر مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴